(ادارہ)

حکمتِ سیدمودودیؒ

سُود و زیاں

بخاری میں ہے: تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَالْقَطِيْفَةِ وَالْخَمِيْصَةِ

ترجمہ: اشرفیوں اور روپوں والے، جھالردار لباس والے، سیاہ عبا والے سب کے سب ہلاک ہوئے۔

تم کہتے ہو، مفلس قوم ہلاک ہوئی جاتی ہے، لیکن جس کی قوم ہے وہ فرماتا ہے کہ درہم و دینار کے بندے تباہ ہوئے۔ اب تمہی بتاؤ کہ ہم مسلمان کس کی سنیں؟ اور سچ ہے کہ جس قوم میں افلاس کا رونا ہے، انھوں نے جب سُود کھایا اور خوب پیٹ بھر کر کھایا۔ تیرہ تیرہ برس کے اندر بائیس بائیس روپیہ کو بائیس بائیس لاکھ روپیہ تک بنا کے رہے۔ ان کے افلاس کے مرثیہ خوانوں کی دنیا میں کیا کمی ہے۔ کیا دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا اسی قوم کو پہنچ جاتا ہے، جو سُود کے میدان میں بازی ملئے ہوئے ہے؟ فی کس تین پیسے کن قوموں کی آمدنی ہے؟ اور ان کو تو جانے دو، حکومت کے زور سے جو سُود کھا رہے ہیں ان کے مزدوروں کا حال کیا تمہاری نظر سے نہیں گزرتا۔ سچ فرمایا اُمت کے ہادی صلی اللہ علیہ وسلم نے:

"لَوْ كَانَ لِابْنِ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰى ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ (وفی روایۃ) عَيْنَ ابْنِ اٰدَمَ إِلَّا التُّرَابُ" (بخاری)

ترجمہ: اگر آدم کے بچے کے پاس مال کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری کی تلاش میں مصروف ہوگا اور آدم کے بچے کا پیٹ (یا آنکھ)، مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔

سر منزلِ قناعت نتواں ز دست دادن
اے ساربان فروکش کیں رہ کراں ندارد

مسلمانوں کے لیے تو وہی نغمہ کافی ہے جو آج سے تیرہ (چودہ) سو برس پیشتر گایا گیا:
اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ۔ (سود۔ ص ۳۸۱-۳۸۲)